احکامِ شریعت
اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی

مسلک اہل سنت کے مطابق روزمرہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات
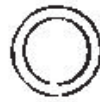
تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

شبیر برادرز ۴۰ بی اردو بازار لاہور

فون ۷۲۳۲۵۰۶

نام کتاب ———— احکام شریعت (مکمل تین حصے)

نام مصنف ———— اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی ؒ

سال طباعت ———— ۱۹۹۶ء

ناشر ———— شبیر برادرز۔ اردو بازار لاہور

قیمت ———— ۹۰/- روپے

دو تسبیحیں ہیں ایک تسبیح جسم کہ اس روح کے متعلق اعتبار نہیں وہ اسی اِن مِّن شَیۡءٍ کے عموم میں اس کی اپنی ذاتی تسبیح ہے۔ دوسری تسبیح روح یہ ارادی اختیاری ہے اور برزخ میں ہر مسلمان کو مسموع و مفہوم اس تسبیح ارادی ہی غفلت کی سزا حیوان و نبات کو قتل و قطع سے دی جاتی ہے اور اس کے بعد یا جب جانور مر جائے یا نبات خشک ہو جائے منقطع ہو جاتی ہے ولہذا ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ تر گھاس مقابر سے نہ اکھیڑیں۔

فَاِنَّہٗ مَا دَامَ رَطْبًا یُسَبِّحُ لِلّٰہِ تَعَالٰی فیؤنس المیت — کہ جب تک وہ تر ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے تو میّت کا دل بہلتا ہے۔

مگر قتل و قطع و موت و یبس کے بعد بھی وہ تسبیح کہ نفس جسم کی تھی جب تک اس کا ایک جزء لایتجزی بھی باقی رہے گا منقطع نہ ہوگی کہ ان من شئ الا یسبح بحمدہ اسے روح سے تعلق نہ تھا کہ تعلق روح نہ رہنے سے منقطع ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الرمز المرصف علٰی سؤال مولٰنا السید اصف ۱۳۳۹ھ

مسئلہ۔ کفار کے ساتھ موالات کی حرمت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم (یا حبیب محبوب اللہ روحی فداک)

قبلہ کونین و کعبہ دارین دامت برکاتہم بعد تسلیمات فدویانہ و تمنائے حصول سعادت آستانہ بوسی التماس اینکہ بفضلہ تعالیٰ کمترین بخیریت ہے۔ صحتوری ملازمان سامی کی مدام بارگاہ احدیت سے مطلوب اشتہار اسلامی پیام میں عبدالماجد کے اس لکھنے پر کہ:

"مسلمان ڈوب رہا ہے نامسلم تیراک ہاتھ دے تو جان بچانا چاہیے

یا نہیں۔

یوں درج ہے کہ مسلمانوں کو اگر ڈر نہ پر یقین نہ ہو ہاتھ یا ؤں مار کر بچ جانے کی امید ہو یا کوئی مسلمان فریاد رس خواہ کوئی درخت وغیرہ ملنے کا ظن ہو تو کافر کو ہاتھ دینے کی اجازت نہیں الخ۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار سے معاملت کی بھی اجازت نہ ہو ان سے علاج بھی نہ کرائے لا یالونکم خبالاً سے کیا مقصود ہے آیا دین کے معاملہ میں کفار محارب فی الدین نقصان پہنچانے میں کمی نہ کریں گے یا ہر معاملہ میں اور ہر وقت جب موقع پائیں اور ایک کافر کہ غیر محارب ہو۔ تفسیر کبیر میں آیۂ کریمہ لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ الیٰ اخر الآیۃ کے متعلق لکھا ہے:

وقال اھل التاویل ھذہ الآیۃ تدل علی جواز البر بین المشرکین والمسلمین وان کانت الموالاۃ منقطعۃ۔

رسالہ الرضا بابت ماہ ذی قعدہ حصہ ملفوظات ص ۸۶ میں ہے:

"حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں سے خلق فرماتے جو رجوع لانے والے ہوتے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ سختی فرمانے الخ۔"

پھر کفار کی آنکھوں میں سلائی پھروانا تو قصاصاً تھا کیا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم قبل نزول آیت یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ نرمی نہ فرماتے تھے اور کیا جو رجوع نہ لانے والے تھے ان سے بہ تشدد پیش آتے تھے یا پہلے ان سے بھی نرمی سے پیش آتے۔ کفار مختلف طبائع کے تھے اور ہیں بعض کو اسلام اور مسلمانوں سے سخت عداوت ہے اور بعض کو بہت کم۔ کیا سب سے یکساں حکم ہے یا امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں ان سب سے حسب مراتب تدریجاً سختی کرنے کا حکم ہے اور محارب غیر محارب کا فرق کیا ہے۔ حضور قدوی کو اس مسئلہ میں کہ مرتد کا نکاح باقی رہتا ہے۔ فتاویٰ کی کتابوں کے خلاف ہونے کی وجہ

سے خلجان رہتا ہے۔ حضور کے فتاوے میں اور کتابوں کے خلاف لکھا ہے گو بعض احکام بوجہ اختلاف زمانہ مختلف ہو جاتے ہیں۔ لیکن فتاوی ہندیہ جو قریب زمانہ کی ہے اس میں بھی نہیں ہے۔ اگرچہ بوجہ سلطنت اسلامیہ ہونے کے مرتدہ پر احکام شریعت نہیں جاری کئے جا سکتے مثلاً ضرب وغیرہ کے لیکن جب وہ اسلام سے خارج ہو گئی تو نکاح کا باقی رہنا کیسا کیا وہ ترکہ بھی اپنے سابق شوہر کا شرعاً پاتی گی اور اس کے مرتے پر اُس کا جو پہلے شوہر تھا اس کا ترکہ شرعاً پائے گا۔ اگر کفار غیر محارب کے ہمراہ محارب کفار کا مقابلہ تفسیر کبیر میں انہیں امور دنیویہ میں ان سے مشاورت و موافقت تو سبب نزول کریمہ اور اس سے نہی مطلق کے لیے بتایا اور اُسے اس گمان کا کہ ان سے مخالفت تو دین میں ہے دنیوی اُمور میں بدخواہی نہ کریں گے رد ٹھہرایا کہ:

ان المسلمین کانوا یشاورونهم فی امورهم ویؤانسونهم لما کان بینهم من الرضاع والحلف ظنا منهم انهم وان خالفوهم فی الدین فهم ینصحون لهم فی اسباب المعاش فنهاهم الله تعالی بهذه الآیة عنه فمنع المؤمنین ان یتخذوا بطانة من غیر المؤمنین فیکون ذلک نهیا عن جمیع الکفار وقال تعالی یایها الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ومما یؤکد ذلک ماروی انه قیل لعمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه ههنا رجل من اهل الحیرة نصرانی لا یعرف اقوی حفظا ولا احسن خطا منه فان رأیت ان تتخذه کاتبا فامتنع عمر رضی الله تعالی عنه من ذلک وقال اذن اتخذت بطانة من غیر المؤمنین فقد جعل عمر رضی الله تعالی عنه هذه الآیة دلیلا علی النهی عن اتخاذ النصرانی بطانة

اس سے جملہ انواع معاملت کیوں ناجائز ہو گئی بیع و شرا و اجارہ و استجارہ وغیرہا میں کیا اندازہ بنایا اس کی خیر خواہی پر اعتماد کرنا ہے جیسے چمار کو دام دیئے جوتا

گھٹوالیا، بھنگی کو مہینہ دیا یا خانہ کموالیا۔ بزاز کو روپے دیئے کپڑا مول لے لیا آپ تاجر ہے کوئی جائز چیز اس کے ہاتھ بیچی دام لے لیے وغیرہ وغیرہ۔ ہر کافر حربی کافر محارب ہے حربی و محارب ایک ہی ہے۔ جیسے جدلی ومجادل ذمی و معاہد کا مقابل ہے۔ راز دار بنانا ذمی و معاہد کو بھی جائز نہیں امیر المومنین کا وہ ارشاد ذمی ہی کے بارے میں ہے یونہی موالات مطلقاً جملہ کفار سے حرام ہے حربی ہوں یا ذمی۔ ہاں صرف دربارۂ بر و احسان ان میں فرق ہے۔ معاہد سے جائز ہے کہ:

لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین

عبارت کبیر منقولہ سوال کا یہی مطلب ہے، یہی قول اکثر اہل تاویل ہے اور اسی پر اعتماد کیا جائے اور محارب کفار کو غیر محارب کی امداد سے نقصان پہنچایا جائے تو کیا گناہ ہے۔ اسی اسلامی پیغام میں ہے۔ اب جو قرآن کو جھٹلائے وہ مشرک یا مرتد کو ڈوبنے سے نجات دینے والا حامی و مددگار جانے، کیا نعوذ باللہ جتنے مسلمان کفار سے علاج کراتے ہیں اور معاملات میں ان سے مدد لیتے ہیں، سب قرآن کو جھٹلاتے ہیں۔ فقط والتسلیم۔ عریضہ ادب فدوی محمد آصف یغفر اللہ ولوالدیہ و جمیع المومنین والمومنات بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مولانا المکرم اکرم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ارشاد الٰہی:

امنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یألونکم خبالا ط

عام و مطلق ہے کافر کو راز دار بنانا مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ امور دنیویہ میں ہو وہ ہرگز تا قدر قدرت ہماری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے۔ قل صدق اللہ ومن اصدق من اللہ قیلا۔ سیدنا امام اجل حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث لا تستضیئوا بنار المشرکین (مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو) کی تفسیر فرمائی کہ

اپنے کسی کام میں ان سے مشورہ نہ لو اور اسے اسی آیۂ کریمہ سے ثابت بتایا ابویعلی مسند اور عبد بن حمید وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم تفاسیر اور بیہقی شعب الایمان میں بطریق ازہر بن راشد، انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تستضیئوا بنار المشرکین قال فلم ندر ما ذلک حتی اتوا الحسن فسألوہ فقال نعم یقول لا تستشیروھم فی شیٔ من امورکم قال الحسن وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ تعالیٰ ثم تلا ھذہ الایۃ یایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا بطانۃ من دونکم

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کی آگ سے روشنی حاصل نہ کرو کہا ہم نہیں جانتے اس سے یہاں تک کہ حسن بصری کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا حسن بصری نے کہا ہاں ان سے اپنے کاموں میں مشورہ نہ لو اور اس کی تصدیق میں یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے ایمان والو اپنے رازوں میں مشورہ اپنے مسلمانوں کے سوا دوسروں سے نہ لو۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی آیۂ کریمہ سے کافر کو محرر بنانا منع فرمایا۔ ابن ابی شیبہ مصنف اور ابنائے حمید وابی حاتم رازی تفاسیر میں اس جناب سے راوی:

انہ قیل لہ ان ھھنا غلاما من اھل الحیرۃ حافظا کاتبا فلو اتخذتہ کاتبا قال اتخذت اذن بطانۃ من دون المومنین

تعویل ہے اور آئمہ حنفیہ کے یہاں تو اس پر اتفاق جلیل ہے خود کبیر میں زیر آیۂ کریمہ لا ینھٰکم اللہ ہے۔

الاکثرون علی انھم اھل العھد وھذا قول ابن عباس والمقاتلین والکلبی

ہم نے الحجۃ المؤتمنہ میں یہ مطلب نفیس جامع صغیر امام محمد وہدایہ ودرر الحکام وغایۃ البیان وکفایہ وجوہرہ نیرہ وملتقی ونہایہ وفتح القدیر وبحر الرائق وکافی تبیین الحقائق وتفسیر احمدی وفتح اللہ المعین وغنیہ ذوی الاحکام ومعراج الدرایہ

وعنایہ[۱۷] ومحیط[۱۸] برہانی وجوہی[۱۹] زادہ وبدائع[۲۰] ملک العلماء سے ثابت کیا ہے۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں قبل ازنزول واغلظ علیہم انواع انواع کے نرمی وعفو وصفح فرماتے خود اموال غنیمت میں مؤلفۃ القلوب کا ایک سہم مقرر تھا مگر اس ارشاد کریم نے ہر عفو وصفح کو نسخ فرمادیا اور مؤلفۃ القلوب کا سہم ساقط ہوگیا۔

وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظلمین نارا احاط بھم سرادقہا۔

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے افضل الاساتذہ امام عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت امام فرماتے ہیں میں نے ان سے افضل کسی کو نہ دیکھا وہ آیہ کریمہ کو فرماتے ہیں: نسخت ھذہ الآیۃ کل شیء من العفو والصفح قرآن عظیم نے یہود ونصاریٰ ومشرکین کو عداوت مسلمین میں سب کافروں سے سخت تر فرمایا:

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین امنوا الیھود والذین اشرکوا

مگر ارشاد:

یایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم وماوٰھم جھنم وبئس المصیر۔

عام آیا اس میں کسی کا استثناء نہ فرمایا کسی وصف پر حکم کا مرتب ہونا اس کی علیت کا مشعر ہوتا ہے یہاں انہیں وصف کفر سے ذکر فرما کر اس پر جہاد وغلظت کا حکم دیا تو یہ سزا ان کے نفس کفر کی ہے نہ کہ عداوت مومنین کی اور نفس کفر میں وہ سب برابر ہیں الکفر ملۃ واحدۃ ہاں معاہدہ کا استثناء دلائل قاطعہ متواترہ سے ہے بضرورت معلوم ومستقر فی الاذہان کہ حکم جہاد سن کر اس کی طرف ذہن جاتا ہی نہیں۔ فنفس النص لم یتعلق بہ ابتداء کما افادہ فی البحر الرائق تفاوت عداوت بربنائے کار ہوتی تو یہود کا حکم مجوس سے سخت تر ہوتا حالانکہ امر بالعکس ہے اور نصاریٰ کا حکم یہود سے کمتر ہوتا حالانکہ یکساں ہے ذمی وحربی

کافر کا فرق میں بتا چکا ہوں اور یہ کہ ہر حربی محارب ہے حسب حاجت ذلیل و قلیل ذمیوں سے حربیوں کے مقاتلہ و مقابلہ میں مدد لے سکتے ہیں ۔ ایسی جیسے سدھائے ہوئے مسخر کتے سے شکار میں امام سرخسی نے شرح صغیر میں فرمایا:

والاستعانة باهل الذمة بالكلاب

اور بروایت امام طحاوی ہمارے آئمہ مذہب امام اعظم صاحبین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس میں بھی کتابی کی تخصیص فرمائی مشرک سے استعانت مطلقاً ناجائز رکھی اگرچہ ذمی ہو۔ ان مباحث کی تفصیل جلیل الحجۃ المؤتمنہ میں ملاحظہ ہو۔ رہا کافر طبیب سے علاج کرانا خارجی یا ظاہر مکشوف، علاج جس میں اس کی بدخواہی نہ چل سکے وہ تو لا یالونکم خبالا سے بالکل بے علاقہ ہے اور دنیوی معاملات بیع و شرا و اجارہ و استئجار کی مثل ہے۔ ہاں اندرونی علاج جس میں اس کے فریب کو گنجائش ہو اس میں اگر کافروں پر یوں اعتماد کیا کہ ان کو اپنی مصیبت میں ہمدرد اپنا دلی خیر خواہ اپنا مخلص با خلاص خلوص کے ساتھ ہمدردی کرکے اپنا دلی دوست بنانے والا اس کی بیکسی میں اس کی طرف اتحاد کا ہاتھ بڑھانے والا جانا تو بیشک آیہ کریمہ کا مخالف ہے۔ اور ارشاد آیت جان کر ایسا سمجھا تو نہ صرف اپنی جان بلکہ جان و ایمان و قرآن سب، کا دشمن اور انہیں اس کی خبر ہو جائے اور اس کے بعد واقعی دل سے اس کی خیر خواہی کریں تو کچھ بعید نہیں وہ تو مسلمان کے دشمن ہیں۔ اور یہ مسلمان ہی نہ رہا فانہ منہم ہو گیا ان کی تو دلی تمنا یہی تھی۔ قال تعالیٰ ودوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواء ان کی آرزو ہے کہ کسی طرح تم بھی ان کی طرح کافر بنو تو تم اور وہ ایک سے ہو جاؤ۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ مگر الحمد للہ کوئی مسلمان آیہ کریمہ پر مطلع ہو کر ہرگز ایسا نہ جانے گا۔ اور جانے تو آپ ہی اس نے تکذیب قرآن کی بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ ان کا پیشہ ہے اس سے روٹیاں کماتے ہیں۔ ایسا کریں تو بدنام ہوں، دکان پھیکی پڑے کھل جائے حکومت کا مواخذہ ہو سزا ہو۔ یوں بدخواہی سے باز رہتے ہیں تو اپنے خیر خواہ

میں نہ کر ہمارے۔ اس میں تکذیب نہ ہوئی۔ پھر بھی خلاف احتیاط و تشنیع ضرور ہے خصوصاً یہود و مشرکین سے خصوصاً سربرآوردہ مسلمان کو جس کے کم ہونے میں وہ اشقیاء اپنی فتح سمجھیں۔ وہ جسے جان و ایمان دونوں عزیز ہیں۔ اس بارے میں آیۂ کریمہ:

لاتتخذوا بطانة من دونکم لا یالونکم خبالا۔

(کسی کافر کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری بدخواہی میں کمی نہ کریں گے) و کریمہ:

ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ ولا المؤمنین ولیجة۔

(اللہ و رسول اور مسلمانوں کے سوا کسی کو دخیلکار نہ بنایا) و حدیث مذکور:

لاتستضیئوا بنار المشرکین۔

(مشرکوں کی آگ سے روشنی نہ لو)

بس میں اپنی جان کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دینے سے زیادہ اور کیا رازدار و دخیلکار و مشیر بنانا ہوگا۔ امام محمد عبدری ابن الحاج مکی قدس سرہٗ مدخل میں فرماتے ہیں:

واشد فی القبح واشنع ما ارتکبہ بعض الناس فی ھذا الزمان من معالجة الطبیب والکحال الکافرین الذین لا یرجی منھما نصح ولا خیر بل یقطع بغشھما اذ یترھما لمن ظفرا بہ من المسلمین سیما ان کان المریض کبیرا فی دینہ او علمہ۔	یعنی سخت تر قبیح و تشنیع ہے وہ جس کا ارتکاب آجکل بعض لوگ کرتے ہیں کافر طبیب اور سیتے سے علاج کرانا جن سے خیرخواہی اور بھلائی کی امید در کنار یقین ہے کہ جس مسلمان پر قابو پائیں اس کی بدسگالی کریں گے اور اسے ایذا پہنچائیں گے۔ خصوصاً جب کہ مریض دین یا علم میں عظمت والا ہو۔

پھر فرمایا:

انھم لا یعطون لاحد من المسلمین شیئا من الادویة التی تضرہ ظاھرا	یعنی وہ مسلمان کو کھلے ضرر کی دوا نہیں دیتے کہ لوں تو ان کی بدخواہی ظاہر ہو

زمنهم و فعلو ذلك لقطع عيشهم
و نقصت مادة معيشتهم زكانه يصفون
له من الادوية ما يليق بذلك المرض
ويظهرون النصيحة فيه والنصح
وقد يتعذر في المريض فينسب ذلك الى
حذق الطبيب ومعرفته بقلعه عرق
[illegible] سببه يصفه له من [illegible]
في صنعته [illegible] في [illegible]
وينفعه فيه من [illegible] ويكون كلا
[illegible] تنفعه ذلك مرض ويستقر عنه
في [illegible] يعود عليه بضرر في خر
[illegible] وقد يصف من حجته ثم [illegible]
[illegible] ومات [illegible] يصفه
بعد [illegible] ذلك [illegible]
ومات [illegible] ذلك [illegible]
وقد من عرضه [illegible] مدة ذلك نقضت
عدة [illegible] مختلف مدة في ذلك
فيه ما يكون مدته سنة [illegible]
[illegible] من [illegible] وهو كثير ثم
يتعلل عدو [illegible] هذا مرض غريب
فيه حيلة ويظهر [illegible] على ما صاحب
مريض ثم يصف الشيء تنفع مرضه لكنه
[illegible] يصف [illegible] الامر فيه فيصفه حيث

جائے اور ان کی روزی میں خلل آئے
بلکہ مناسب دوا دیتے اور اس میں اپنی
خیر خواہی و فن دانی ظاہر کرتے ہیں اور
کبھی مریض اچھا ہو جاتا ہے جس میں ان
کا نام ہو اور معاش خوب چلے دوا کی
کے ضمن میں ایسی دوا دیتے ہیں کہ فی الحال
مریض کو نفع دے اور آئندہ ضرر لائے
یا ایسی دوا کہ اس وقت مرض کھو دے مگر
جب مریض جماع کرے مرض لوٹ آئے
اور مر جائے یا ایسی کہ سردست تندرست
کر دے مگر جب حمام کرے مرض پلٹے اور
موت ہو یا ایسی کہ اس وقت مریض کھڑا
ہو جائے اور ایک مدت سال بھر یا
کم و بیش کے بعد وہ اپنا رنگ لائے
اور ان کے سوا ان کے فریبوں کے بہت
طریقے ہیں پھر جب مرض پلٹا تو اللہ کا
دشمن یوں بہانے بناتا ہے کہ یہ جدید
مرض ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے اور
مریض کی حالت پر افسوس کرتا ہے
کہ بیچ نافع نسخے بتاتا ہے مگر جب بات
ہاتھ سے نکل گئی کیا فائدہ تو اس وقت
خیر خواہی دکھاتا ہے۔ جب اس سے
نفع نہیں دیکھنے والے اسے خیر خواہ

لا ينفع نصحه فمن يرى ذلك منه يعتقد انه
من الناصحين وهو من اكبر الغاشين ـ
كل العداوة قد ترجى ازالتها الا عداوة
من عاداك فى الدين

سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سخت تر
بدخواہ ہے ـ
تمام دشمنیوں کا زوال ممکن ہے
مگر عداوتِ دینی کہ یہ نہیں جاتی

پھر فرمایا:

قد يستعملون النصح فى بعض الناس
ممن لا خطر لهم فى الدين ولا علم وذلك
ايضا من الغش لانهم لو لم ينصحوا لما
حصلت لهم الشهرة بالمعرفة بالطب
نشتهر ومن غشهم نصحهم لبعض ابنا
الدنيا ليشتهر وا بذالك وتحصل لهم
الحظوظ عندهم وعند كثير ممن شابههم و
يتسلطون بسبب ذلك على قتل العلماء
والصالحين وهذا النوع موجود ظاهر
وقد ينصحون العلماء والصالحين وذلك
منهم غش ايضا لانهم يفعلون ذلك لكى
تحصيل لهم الشهرة وتظهر صنعتهم
فيكون سببا الى اتلاف من يريدون
اتلافه منهم وهذا منهم مكر
عظيم

یعنی وہ کبھی عوام کے علاج میں خیر خواہی کرتے
ہیں اور یہ بھی ان کا مکر ہے کہ ایسا نہ کریں
تو شہرت کیسے ہو روٹیوں میں فرق آئے
اور کبھی ان کے فریب پر لوگ چرچ
جائیں یوں ہی یہ فریب ہے کہ
بعض رئیسوں کا علاج اچھا کرتے ہیں
کہ شہرت، اور اس کے نزدیک اس
جلیسوں کی نگاہ میں وقعت ہو ـ پھر
علماء وصلحا کے قتل کا موقع ملے اور
ایسے اب موجود و ظاہر ہیں اور کبھی
علما و صلحا کے علاج میں بھی خیر خواہی
کرتے ہیں اور یہ بھی فریب ہے کہ
مقصود ساکھ بندھنی ہے پھر جس عالم
یا دیندار کا قتل مقصود ہے اس کی راہ
ملنا اور یہ ان کا بڑا مکر ہے ـ

پھر اپنے زمانہ کا ایک واقعہ ثقہ معتمد کی زبانی بیان فرمایا کہ مصر میں ایک رئیس
کے یہاں ایک یہودی طبیب تھا رئیس نے کسی بات پر ناراض ہو کر اسے نکال دیا وہ
خوشامدیں کرتا رہا یہاں تک کہ رئیس راضی ہو گیا کا فر وقت کا منتظر رہا پھر رئیس

کو کوئی سخت مرض ہوا۔ طبیب مغربی سے طب پڑھ رہا تھا لوگ انہیں بلانے آئے انہوں نے عذر کیا لوگوں نے اصرار کیا۔ گئے اور مجھے فرما گئے میرے آنے تک بیٹھے رہنا تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کانپتے تھرتھراتے واپس آئے میں نے کہا خیر فرمایا یہودی نے کیا فسخہ دیا معلوم ہوا کہ وہ رئیس کا کام تمام کر چکا میں اندر گیا کہ ایک تو اس کے بچنے کی اُمید نہیں۔ پھر یہ اندیشہ کہ کہیں یہودی میرے توقہ نہ رکھ دے رئیس کل تک نہ بچے گا۔ وہی ہوا کہ صبح تک اس کا انتقال ہو گیا۔ پھر فرمایا بعض لوگ کافر طبیب کے ساتھ مسلمان طبیب کو بھی شریک کرتے ہیں کہ جو نسخہ وُہ بنائے مسلمان کو دکھا لیں۔ یوں اس کے مکر سے امن سمجھتے ہیں اور اس میں کچھ حرج نہیں جانتے فرمایا: وھذا لیس بشئی ایضامن وجوہ الاول ان المسلم قد یغفل عن بعض ما وصفہ الثانی فی اتخاذ المغیربۃ الثالث فیہ الاعانۃ لھم علی کفرھم بما یعطیہ لھم الرابع فیہ ذلۃ المسلم لھم الخامس فیہ تعظیم شانھم لا سیما ان کان المریض رئیسا وقد امر الشارع علیہ الصلوٰۃ والسلام بتصغیر شانھم وھذا عکسہ یہ بھی بوجوہ کچھ نہیں۔

۱۔ ایک تو ممکن کہ جو دوا کافر نے بتائی اس وقت مسلمان طبیب کے خیال میں اس کا ضرر نہ آئے۔

۲۔ پھر اس کی دیکھا دیکھی اور مسلمان بھی کافر سے علاج کرائیں گے۔

۳۔ فیس وغیرہ جو اسے دی جائے وہ اس کے کفر پر مدد ہوگی۔

۴۔ مسلمان کو اس کے لیے تواضع کرنا پڑے گی۔ علاج کی ناموری سے کافر کی شان بڑھے گی۔ خصوصًا اگر مریض رئیس ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تحقیر کا حکم دیا۔ اور یہ اس کا عکس ہے

پھر فرمایا:

ثم مع ذلک ما یحصل من الانس والود لھم وان قل الا من عصم اللہ و قلیل ماھم ولیس ذلک من اخلاق اھل الدین۔

پھر ان سب وجوہ کے ساتھ یہ ہے کہ:

۵۔ اس سے ان کے ساتھ انس اور کچھ محبت پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ تھوڑی ہی سہی سوا اس کے جسے اللہ محفوظ رکھے اور وہ بہت کم ہیں اور کافر سے انس اہل دین کی شان نہیں۔ پھر فرمایا:

ومع ذلك يخشى على دين بعض من يستطبهم من المسلمين

۶۔ ان سب قباحتوں کے ساتھ سخت آفت یہ ہے کہ کبھی ان سے علاج کرانے والے کے ایمان پر اندیشہ ہوتا ہے پھر اپنے بعض ثقہ معتمد برادران دینی کا واقعہ بیان فرمایا کہ ان کے یہاں بیماری ہوئی مریض نے ایک یہودی طبیب کی طرف رجوع پر اصرار کیا انہوں نے اسے بلایا وہ علاج کرتا رہا ایک دن اسے خواب میں دیکھا کہ ان سے کہتا ہے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دین قدیم ہے۔ اسی کو اختیار کرنا چاہئیے یوں ہی کیا کیا کہتا رہا یہ ترساں و لرزاں جاگے اور عہد کر لیا کہ اب وہ میرے گھر نہ آنے پائے راستے میں بھی وہ جہاں ملتا رہا یہ اور راہ ہو جاتے کہ مبادا اس کا وبال انہیں پہنچے۔ امام فرماتے ہیں:

وهذا قد رحم بسبب انه كان معتنى به فيخاف من استطبهم ولم يكن معتنى به ان يهلك معهم ولو لم يكن فيه الا الخوف من هذا الامر الخطر لكان متعينا تركه فكيف مع وجود ما تقدم۔

ان صاحب پر تو یوں رحمت ہوئی کہ زیر نظر عنایت تھے جو ایسا نہ ہو اور ان سے علاج کرائے اس پر خوف ہے کہ ان کے ساتھ ہلاک ہو جائے۔ ان کے علاج میں اس شدید خطرناک خوف کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تو اسی قدر سے اس کا ترک لازم ہوتا نہ کہ اور شناعتوں کے ساتھ جن کا ذکر گزرا۔ ان امام ناصح رحمۃ اللہ تعالیٰ کے ان نفیس بیانوں کے بعد زیادت کی حاجت نہیں اور بالخصوص علمائے وعظمائے دین کے لیے زیادہ خطر کا مؤید امام مازری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا واقعہ ہے علیل ہوئے ایک یہودی معالج تھا اچھے ہو جاتے پھر مرض عود کرتا کئی بار یوں ہی ہوا آخر اسے تنہائی میں بلا کر دریافت کیا اس نے کہا اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک

اس سے زیادہ کوئی کار ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے کھودوں۔ امام نے اسے دفع فرمایا مولیٰ تعالیٰ نے شفا بخشی پھر امام نے طب کی طرف توجہ فرمائی اور اس میں تصانیف کیں اور طلبہ کو حاذق اطبا کر دیا اور مسلمانوں کو ممانعت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔ یہود کی مثل مشرکین ہیں کہ قرآن عظیم نے دونوں کو ایک ساتھ مسلمانوں کا سب سے سخت تر دشمن بتایا اور لا یالونکم خبالا۔ تو عام کفار کے لیے فرمایا۔ عورت کا مرتدہ ہو کر نکاح سے نہ نکلنا تمام کتب ظاہر الروایۃ و جملہ متون و عامہ شروح و فتاوائے قدیمہ سب کے خلاف ہے اور سب کے موافق۔ خلاف ہے قول صوری کے اور موافق ہے قول ضروری ہے۔ قول صوری و ضروری کا فرق میرے رسالہ "اجلی الاعلام بان الفتوٰی مطلقا علی قول الامام" میں ملے گا کہ میرے فتاوے جلد اوّل میں طبع ہوا اور اس کا قول ضروری کے موافق ہونا ———————————————— میرے فتوے سے کہ بجواب سوال علی گڑھ لکھا ظاہر اس کی نقل حاضر ہوگی۔ اور یہ حکم صرف نکاح ہے باقی تمام احکام ارتداد جاری ہوں گے نہ وہ شوہر کا ترکہ پائے گی نہ شوہر اس کا۔ اگر اپنے مرض الموت میں مرتدہ نہ ہوئی۔ نیز جب تک وہ اسلام نہ لائے شوہر کو اسے ہاتھ لگانا حرام ہوگا۔ عالمگیری منشاء مسئلہ مذکورہ سے خالی نہیں باب نکاح الکفار میں دیکھئے:

واجرت کلمۃ الکفر علی لسانہا مغایظۃ لزوجہا او اخراجا لنفسہا عن حبالتہ اولاستیجاب المہر علیہ بنکاح مستانف تحرم علی زوجہا فیجبر علی الاسلام ولکل قاض ان یجدد النکاح بادنی شئ ولو بدینار سخطت اورضیت ولیس لہا ان تتزوج الابزوجہا قال الھندوانی اٰخذ بہذا قال ابو اللیث وبہ ناخذ کذا فی التمرتاشی

اسی کے بیان میں درمختار میں ہے:

صرحوا بتعزیرہا خمسۃ وسبعین وتجبیر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح

بمهر بیسیر کدنیار و علیہ انفتوی والواکبیة۔

یہ احکام اسی طرح مذہب کے خلاف ہیں، جب مرتدہ ہوتے ہی نکاح فوراً
فسخ ہوگیا کہ ارتداد احدھما فسخ فی الحال پھر بعد عدت دوسرے سے اُسے نکاح
نا جائز ہوتا کیا معنی اور پہلے سے تجدید نکاح پر جبر کیا معنی کیوں نہیں جائز کہ وہ
کسی سے نکاح نہ کرے اور اس تجدید میں زبردستی ادنیٰ سے ادنیٰ مہر باندھنے کا
ہر قاضی کو اختیار ملنا کیا معنی مہر عوض بضع ہے اور معاوضات میں تراضی شرط۔
اقول بلکہ ان اکابر کے قول ماخوذ و مفتی بہ کو کہ قول ائمہ بخارا ہے فتوائے ائمہ
بلخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے جیسے فقیر نے باتباع نہر الفائق وغیرہ اختیار کیا بعد نہیں تجدید
نکاح بنظر احتیاط ہے اور شوہر پر حرام ہوجانا موجب زوال نکاح نہیں بارہا عورت
ایک مدت تک حرام ہوجاتی ہے اور نکاح باقی ہے جیسے بحال نماز و روزہ رمضان و
اعتکاف و احرام و حیض و نفاس یوں ہی جب کہ زوجہ کی بہن سے نکاح کر کے
قربت کر لے زوجہ حرام ہوگئی۔ یہاں تک کہ اس کی بہن کو جدا کرے اور اس کی
عدت گزر جائے کبھی ہمیشہ کے لیے حرام ہوجاتی ہے اور نکاح زائل نہیں جیسے
حرمت مصاہرت طاری ہونے سے کہ متارکہ لازم ہے تو نکاح ہے اور زن مفضاة
کہ سبیلین ایک ہوجائیں نکاح میں اصلاً خلل نہیں اور حرمت ابدی دائم ہے والمسائل
منصوص علیہا فی الدر وغیرہ من الاسفار الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۰۱: مسجد کے اندر جمعہ کی اذان ثانی خلاف سنت ہے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

۱۔ جمعہ کی اذان ثانی جو منبر کے سامنے ہوتی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد کے اندر ہوتی تھی یا باہر۔

۲۔ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں کہاں ہوتی تھی۔